# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اسلامی بینکاری کا تصور: سیرت النبی کی روشنی میں سودی نظام کا خاتمہ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دستوری زندگی ہے، جس میں تجارت سمیت زندگی کے تمام شعبوں کے حوالے سے مکمل رہنمائی موجود ہے ۔اسلام تجارت کے ان طور طریقوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جس میں بائع اور مشتری دونوں میں سے کسی کو بھی دھوکہ نہ ہو اور ایسے طریقوں کو سے منع کرتا ہے جن میں کسی کے دھوکہ، فریب یا فراڈ ہونے کا اندیشہ ہو یہی وجہ ہے اسلام نے تجارت کے جن جن طریقوں سے منع کیا ہے۔ ان میں خسارہ، دھوکہ، فراڈ کا خدشہ پایا جاتا ہے اسلام کی یہ عظیم الشان تجارتی اصول درحقیقت ہمارے ہی فائدے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ انسانی معاشرہ ہمیشہ ایسے معاشی نظام کا متلاشی رہا ہے جو انصاف برابری اور فلاح عامہ پر مبنی ہو۔ مگر جدید بینکاری نظام جو سود ربا پر قائم ہے معاشرتی ناہمواری اور اقتصادی استحصال کا سبب بن چکا ہے سرمایہ چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ گیا ہے غریب مزید غریب اور امیر مزید امیر ہو رہا ہے یہی وہ نقطہ ہے جہاں سے اسلامی نظام معیشت ایک واضح اور عدل کا معاملہ راستہ پیش کرتا ہے۔

## ربا" کا مفہوم

"ربا" کو اردو میں سود، انگریزی میں usury عربی میں "ربا" کھا جاتا ہے۔لغوی معنی میں ربا کا مطلب زیادتی اور اضافے کے ہیں۔ اس سے مراد وہ غیر قانونی اضافہ ہے جو مقروض سے شرط لگا کر اصول کیا جاتا ہے ۔اسلامی تعلیمات کے مطابق یہ اضافہ ناجائز منافع ہے ۔کیونکہ اس میں کسی حقیقی محنت، پیداوار یا خطرے کی شراکت نہیں ہوتی۔ یہ کمائی نہ تو تجارت سے حاصل ہوتی ہے ،نہ کسی خدمت کے بدلے میں ، بلکہ محض سرمایہ کے استحصال سے۔ یہی بات اسے ظلم اور ناانصافی کا ذریعہ بناتی ہے۔

## ربا کی فہم صحابہ اور تابعین کی روشنی میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام "ربا" سے یہی مفہوم لیتے تھے کہ ہر وہ قرض جس میں شرط لگا کر اضافی مال وصول کیا جائے ربا کہلاتا ہے تاہم اگر شرط نہ لگائی جائے اور قرض دینے والا اضافی مال رضاکارانہ طور پر دے دیا جائے تو اس سے ربا نہیں سمجھا جائے گا۔

## ربا کی صورتیں

عقلی طور پر ربا کی تین صورتیں ہوتی ہیں

## 1_ ربا النسیا/ ربا القرض

مدت معینہ پر ادائیگی کر دی جائے تو کوئی اضافہ نہیں مدت گزرنے پر اتنی مالیت سود کے طور پر دینا ہو گی۔ مثلاً اگر کسی نے ۱۰۰۰ قرض لیا اور مقررہ وقت پر ادا نہ کیا تو قرض دینے والا ۱۰۰ روپے یا زیادہ وصول کرے۔ یہ سب سے عام اور زیادہ واضح ربا کی شکل ہے اور قرآن میں سختی سے منع کی گئی ہے۔

## 2_ ربا الفضل

یہ وہ سود ہے جو ایک ہی نوعیت کی اشیا میں زیادتی لینے کی صورت میں ہوتا ہے۔ مثال: ایک کلو گندم کے بدلے ڈیڑھ کلو گندم لینا۔ اس میں جنس ایک جیسی ہو اور لین دین ایک ہی وقت میں ہونا ضروری ہے، ورنہ ناجائز ہو گا۔

## 3_ ربا التبادل/ ربا البدل

یہ وہ سود ہے جو مختلف اشیا کے تبادلے مسین زائد چیز لینے یا سود کے ساتھ لینا ہے۔ مثال: ۱۰ کلو چاول کے بدلے ۱۲ کلو گندم لینا، یا کوئی چیز قرض پر دے کر زاد لینا۔

## جاہلیت کے دور میں سود کا رواج

اسلام سے قبل جاہلیت میں سودی لین دین کا رواج تھا۔ اہل عرب جس کو ادھار پر مال دیتے مقرر تاریخ پر دگنا وصول کرتے تھے۔ اور اگر مقررہ تاریخ پر وہ ادا نہ کر سکتا تو وہ مال بڑھتا رہتا تھا۔ جاہلیت کے دور میں ایسے رسوم ورواج متعارف کرائے گئے تھے، جن کے جبر وتشدد سے انسانیت سسک اٹھی تھی۔ مادی ضرورت کو پورا کرنے کا کوئی منصفانہ قانون نہ تھا، جس کی وجہ سے رشوت، کرپشن، سود جیسی لعنتیں عام تھیں۔ ہر فرد اپنی طاقت کے بل بوتے پر مادی ضرورت کی تکمیل کرتا تھا۔ جب دنیا کے افق پر اسلام کا سورج طلوع ہوا تو زبان رسالت نے جہاں دیگر انسانیت کش رسوم کا خاتمہ کیا، وہاں سود، رشوت، اور کرپشن جیسی معاشی دہشت گردی کا بھی خاتمہ کیا تھا، تاکہ معاشرتی بے چینی، فتنے اور فساد کا خاتمہ ہو اور دنیا امن کا گہوارہ بنے۔ بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر محسن انسانیت کا ظہور نہ ہوتا، تو قرض دینے والوں کے خون آشام پنجے مقروضوں کے زخمی جسموں کو اس طرح نوچ رہے ہوتے اور بدترین معاشرتی نظام عروج پر ہوتا۔۔ جب قران میں اس کی حرمت نازل ہوئی تو مسلمان پوری طور پر اس سے کنارہ کش ہو گئے اور ایک طویل زمانہ تک اسلامی معاشرہ اور اسلامی حکومت اس سے محفوظ رہے۔

آج جب دنیا سودی نظام کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سیرت طیبہ کی روشنی میں اپنے بینکاری و ملتی نظام کا از سر نو جائزہ لیں تاکہ ایک ایسا عادل اور فلاحی معاشرت تشکیل دیا جا سکے جو حقیقی معنوں میں انسانیت کی خدمت کریں۔

## سود کی حقیقت اور اس کی حرمت۔

اسلام نے انسانی زندگی کے ہر پہلو میں عدل، انصاف اور بھلائی کا نظام قائم کیا۔ معیشت کے باب میں بھی یہی اصول کارفرما ہے کہ کسی شخص کو دوسروں کے نقصان یا مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ پہنچے سود( ربا )دراصل اسی انصاف کے منافی ایک ایسا مالیاتی

طریقہ ہے جس میں ایک فریق بغیر محنت کے دوسرے کی کمائی پر حق جتاتا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ اسلام نے سود کو محض معاشی مسئلہ نہیں بلکہ اخلاقی و سماجی برائی قرار دیا ہے۔

## ربا(سود) کی تاریخ

سود کی تاریخ انسانی معیشت جتنی پرانی ہے۔ انسانی تاریخ میں تین ادوار ایسے گزرے ہیں جن میں معیشت سود کے بغیر تھی۔

**اول:** ساتویں صدی کی ریاست مدینہ کے 400 سال.

**دوم:** قرون وسطی کا یورپ۔

**سوئم:** بیسویں صدی کے اشتراکی روس کے 75 سال۔

ہم صرف قرون وسطی کے یورپ کی بات کریں گے۔ اس دور میں سود کاروبار قانونا جرم تھا۔ اگر کسی تاجر کے بارے میں سودی کاروبار کا شک ہوتا تو لوگ عدالت میں مقدمہ درج کروا دیتے جس میں عدالت، چرچ کی معاونت سے کاروائی کرتی ۔عدالت سے سودی کاروبار پر سزا یافتہ شخص عوامی نفرت اور غیظ و غضب کا شکار رہتا۔ محلے میں لوگ اسے کرایہ پر مکان دینے سے انکار کر دیتے۔ عدالت میں اس کی گواہی تسلیم نہ کی جاتی اور موت کی صورت میں اس سے مسیح قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہ ملتی۔ اس عوامی اور اداراتی مخالفت کے باعث قرون وسطی کے یورپ میں بڑے عرصے تک تجارت سود کے بغیر رہی۔

## ابتدائی تجارت اور سود کا آغاز

ابتداء انسانیت سے جس تجارت کی ابتدا ہوئی، اس میں رفتہ رفتہ بگاڑ انا شروع ہوا اور انسان دنیاوی مفادات کے لیے اندھے ہو کر کمزوروں پر ظلم ڈھانے لگے۔ متعین طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سب سے پہلے کس شخص نے اس سودی نظام کی بنیاد ڈالی، البتہ تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ جاہلی دور میں کاروباری قرضوں پر سود کا عام رواج تھا جس کو اللہ تعالی نے

"ربو" سے تعبیر کیا قرآن مجید نے عموم کی صیغے سے " ربا" کی ممانعت کی, خواہ وہ سود نجی اور شخصی ہو یا تجارتی قرضوں پر۔ سود اپنی تمام شکلوں کے ساتھ قرآن مجید اور سابقہ سماوی کتب میں حرام چلا آرہا ہے۔ اب سودی نظام کے تسلط کو عام کرنے کے لیے اسے نئ تشریح کا نام دینا اس کی حرمت پر نظر ثانی کی درخواستیں کرنا شریعت مسلمہ اصولوں کے خلاف ہوگا۔ دور رسالت کی معاشی سرگرمیوں کا یہ امتیازی پہلو تھا کہ آپ ﷺ نے سود کی رسیا افراد کو اس سے بچایا خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے سود کی حرمت کا اعلان فرمایا اور سب سے پہلے حضرت عباس بن ابن مطلب کا سود باطل قرار دیا خطبہ حجتہ الوداع میں جہاں آپ ﷺ نے دیگر اہم عناوین پر کلام کیا وہاں سود کے متعلق فرمایا آگاہ ہو جاؤ جاہلی سود سارا تم سے ختم کر دیا گیا ہے تمہارے لیے قرض کی اصل شکل ہے نہ تم ظلم کرو نہ تم پر کیا جائے سب سے پہلے جو ربا ختم کیا گیا وہ ابن عباس کا ہے جو پورے کا پورا ختم کیا گیا اگر تم اپنے بھائی کو محتاج پاؤ، جو تیرے پاس رہتا ہے قرض دو اس سے قرض خواہ کی طرح سلوک نہ کرنا اس سے سود نہ لینا۔

# اسلامی نظام معیشت سیرۃ النبی ﷺ کی روشنی میں موجودہ مسائل کا حل

## ا۔ انسانی ضروریات میں اعتدال اور توازن

اسلام انسان کی فطرت کو سامنے رکھ کر مادی اور مذہبی ضروریات میں مساوات کا قائل ہے نہ تو مادی ضروریات سے کنارہ کشی کا حکم دیتا ہے اور نہ ہی ان مادی ضروریات کی تکمیل کے لیے ہر جائز و ناجائز کام کی انجام دہی کا- اسی لیے سیرت نبی ﷺ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے۔ کہ ہمارے لیے بعض معاشی سرگرمیاں جائز ہے اور بعض حرام و ناجائز، ناجائز معاشی معاملات میں سود بھی ہے جس سے بچنے کی تاکید ائی ہے۔

## سیرت النبی کی ہمہ جہت جامعت

آنحضرت ﷺ کی ہمہ جہت اور ہمہ گیر تعلیمات کسی خاص شعبے کے ساتھ مخصوص نہیں۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ اور تعلیمات مقدسہ کا اعجاز اور کمال یہ ہے کہ وہ ہماری طبعی، اخلاقی، روحانی، معاشی، معاشرتی، غرض ہر قسم کی حالتوں اور ضرورتوں کے لیے کامل غیر مبہم اور نہایت جامع رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

## معیشت و تجاعت کے اصول

نظام حکومت و مملکت ہو یا نظام معیشت و تجارت ، سیاست مدن کا ذکر ہو یا معاشرت و اخلاق کا، ہر معاملے میں محسن انسانیت ﷺ نے پوری انسانیت کے لیے راہ عمل کو واضح اور روشن فرما دیا ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ اپنے عملی کاوشوں سے اپنے بیان فرمودہ اصول و قوانین کو انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی صورت میں بھی جاری و نافذ فرما کر ان کے عملی طور پر ممکن العمل اور ہر طرح سے مفید ہونے کا ثبوت بھی پیش فرما دیا ہے۔ اور یہ بتا دیا کہ آپ ﷺ کی تعلیم محض خیالی نظریہ یا تصوراتی خاکہ نہیں، ورنہ اچھے سے اچھا اور عمدہ سے عمدہ نظریہ تو کوئی بھی شخص پیش کر سکتا ہے، اسی لیے انسانی سیرت کے بہترین اور کامل ہونے کی دلیل اس کے خوبصورت اقوال اور اور دلفریب و خوش کن نظریات و خیالات نہیں، اس کی جانب سے دنیا کے سامنے پیش کیے جانے والے اعمال اور کارنامے ہیں جن کے بغیر کتابی نظریات کاغذی و بے کیف پھولوں سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتے، اگر اس زاویے سے بھی حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کریں تو بھی اپ صلم تمام رہنمایان اقوال اور پیشوایان مذاہب میں نہایت ارفع اور بلند ترین مقام پر متمکن نظر اتے ہیں۔

## جدید دنیا اور سیرتِ طیبہ کی رہنمائی کی ضرورت

آج جب کہ سائنسی ترقی اور تیز رفتار نظام ہائے مواصلات کی بنا پر پوری دنیا سمٹ چکی ہے اور مسابقت کی دوڑ میں ہر ایک آگے نکلنے اور اکیسویں صدی کو نہایت جوش وخروش سے خوش آمدید کہنے کا خواہشمند ہے، یہ امر نہایت ضروری ہے کہ دنیا ئے عالم کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورتحال کا فوری ادراک کرتے ہوئے ملکی ضروریات اور حالات

کو مد نظر رکھ کر اپنے مقام کا خود تعین کیا جائے اور اپنی تمام داخلی اور خارجی پالیسیوں کا از سر نو جائزہ لے کر انھیں اپنے لیے مفید اور بہتر بنایا جائے۔ اس کے لیے ہم سب پر لازم ہے کہ اپنی اپنی استطاعت اور توفیق ربانی کے مطابق سیرت طیبہ سے رہنمائی حاصل کریں اور آئندہ کالائحہ عمل ترتیب دے کیونکہ یہی وہ واحد راستہ ہے جو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ اور ہر طرح کی رکاوٹوں سے مامون ہے اور جہاں کامیابی کی ضمانت خود رب کریم دے چکا ہے ارشاد باری تعالی ہے:

"وان تطیعوہ تھتدوا "(۱)

"اور اگر تم آپ ﷺ کی اطاعت کروگے تو ہدایت پا جاؤ گے۔" (النور:54)

## اسلامی نظام معیشت: سود کے متبادل کا عملی حل

زیر نظر مضمون میں پاکستان کے موجودہ، وسائل کا حل سیرت نبوی کی روشنی میں تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن ہمارا ملک ایک اسلامی ملک ہے اور ہر اسلامی ملک کے تمام اصول وقوانین آپ ﷺ کے بتائے گئے اصول وقوانین کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور اسلامی نظام معیشت سودی نظام کا متبادل ہے ۔

## زکوٰۃ و عشر کا معاشی کردار

اگر اسلامی نظام نافذ ہو جائے تو سوا سات کروڑ افراد زکوٰۃ دینے کے اہل ہو جائیں گے۔ زکوٰۃ اور عُشر سے غربت ختم ہو سکتی ہے۔ یہ آزمودہ فارمولا ہے۔ حضور پاک ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے دور میں اس نظام کو عملی طور پر نافذ کر کے انسانیت کی ترقی و خوشحالی کی بنیادیں رکھی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کا دیا گیا نظام انسانوں کی ترقی و فلاح کا ضامن ہے۔

## اتباع رسول کی فرضیت اور حرام کمائی سے اجتناب

کامیابی کا راستہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے آپ ﷺ کی پیروی زندگی کے ہر شعبے میں برکت و استحکام لاتی ہے۔ اس کے لئے ہم اس بات پر متحد اور متفق ہو جائے کہ ہم نے حرام

خوری رشوت اور سود کو بالکل ختم کرنا ہے اور اس کیلئے اتباع رسول ہم پر لازم ہے کہ مسلمان آنحضور ﷺ کے تمام احکامات وفرامین پر دل وجان سے عمل پیرا ہو اور سیرت طیبہ ﷺ کو اپنی زندگی کا جز بنالیں۔ اور اگر کوئی شخص پیغمبر کے احکامات نہ مانے اور آپ ﷺ کے فیصلے کو پس پشت ڈالے اور ان سے انحراف کریں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے احکامات نہ ماننے کا مطلب خود اللہ تعالی کے احکامات کو تسلیم نہ کرنا ہے

## وحی کی روشنی میں فرامین نبوی کی حیثیت

قران کریم میں ارشاد ہے!"وما ینطق عن الھوا ان ھو آلا وحی یوحی " . (۲)

" اور آپ ﷺ خواہش نفس سے کچھ نہیں کہتے یہ تو وحی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے " . (النجم:3،4)

یعنی رسول ﷺ کے تمام فرامین اللہ تعالی کی جانب سے نازل فرمائی جانے والی وحی پر مبنی ہوتے ہیں اس میں آپ ﷺ کی اپنے رائے یا خواہشات کا کچھ دخل نہیں ہوتا۔ لہذا آپ ﷺ کے احکامات بعینہ اسی طرح واجب اطاعت ہے جیسا کہ خود اللہ تعالی کے احکام۔

## سود کی حرمت قرآن وسنت کی روشنی میں

قرآن مجید میں جو الفاظ سود کی قباحت و شناعت کے بارے میں آئے ہیں،وہ کسی اور گناہ کے لیے نہیں آئے۔

قرآن میں ارشاد ربانی ہے

"یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْ الَاتَاْکُلُوْا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْن "(۳)

"ترجمہ اے ایمان والو دگنے پر دگنا نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ"۔(آل عمران :130)

" یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقَاتِ وَاللّٰہُ لَایُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْم "(۴)

"ترجمہ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ نہیں پسند کرتا کسی ناشکری گنہگار کو"۔(البقرہ:276)

"یَاَیُّھَاالَّذِیۡنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡامَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡن" (۵)

"ترجمہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا سود میں اگر تم ایمان رکھتے ہو۔" (البقرہ:278)

"فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَکُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِکُمۡ لَا تَظۡلِمُوۡنَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ "(٦)

" ترجمہ پھر اگر تم ایسا نہ کرو تو اعلان سن لو جنگ کا اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے اصل مال ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ ظلم کیے جاؤ۔" (البقرہ:279)

"اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطَانُ مِنَ الۡمَسِّ "(٧)

"ترجمہ:جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس شخص کی طرح اٹھیں گے جیسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔" ( البقرہ:275)

یہ آیتیں نہ صرف سود کی ممانعت کرتی ہے بلکہ اس کے اخلاقی اور روحانی نقصان کو بھی واضح کرتی ہے۔کہ یہ انسان کے اندر سے انصاف ، ہمدردی،اور رحمت جیسے اوصاف کو ختم کر دیتا ہے۔

اگر ہم کہتے ہیں کہ اس سودی نظام سے ہم اس ملک کو ترقی دیں گے ملک خوشحال ہو جائے گا تو یہ اللہ کی طاقت کے ساتھ ضد ہے اس کا مطلب ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس ملک میں ہم سے یہ جنگ نعوذ باللہ ہار گئے ہیں۔؟ ہم اس سودی نظام کے ذریعے اس ملک میں خوش حالی پیدا نہیں کر سکتے ایسا بالکل ممکن نہیں۔جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اس کے ذریعے کسی بھی صورت میں ترقی ممکن نہیں ہے اگر ہم نہ قرآن کی مانیں گے ورنہ ھی حدیث کی تو ہمارا ملک ترقی کے بجائے پستی کی طرف راغب ہو گا۔

## حدیثِ نبویہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ”اللہ نے سود لینے والے اور اس کے گواہ اور سود لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے“۔راوی کہتا ہے کہ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:”جن لوگوں نے سود اور زنا کو عام کرلیا گویا انہوں نے اللہ کے عذاب کو دعوت دی“۔(صحیح المسلم ،کتاب المساقاۃ،باب لعنت آکل الربو ومؤکلہ ،ح:1598) (۸)

دوسری حدیث: میں حضرت عون بن ابی حنیفہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد راوی ہیں ” کہ حضورؐ نے نیل سے بدن پر داغ لگوانے والی،اور سود لینے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے اور کتے کی قیمت لینے اور بغاوت کرنے کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے اور تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے“۔)مسند الامام احمد بن حنبل،جلد 38،ص:347،ح:23182) (۹)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”معراج کی رات میں کچھ کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ مکانوں کے مانند تھے،ان میں باہر سے سانپ دکھائی دیتے تھے،میں نے کہا:جبرائیل ! یہ کون لوگ ہیں کہا سود خور لوگ ہیں،،۔(سنن ابن ماجہ،کتاب التجارت،باب التغلیظ فی الربا،ح:2273)(۱۰)

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ :"الربا سبعون حوبا،ایسرھا ان ینکح الرجل امہ"

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:”سود کے گناہ کے ستر درجے ہیں،ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے“۔(سنن ا ابن ماجہ ،کتاب التجارات ، باب التغلیظ فی الربا،ح:2274) (۱۱)

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:” سود کے تہتر ۷۳ دروازے ہیں“۔(سنن ابن ماجہ،کتاب التجارت،باب التغلیظ فی الربا،ح:2275)(۱۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"سات تباہی کرنے والی(ہلاکت میں ڈالنے والی ) چیزوں سے بچو۔صحابہ نے پوچھا وہ کیا ہیں؟آپ نے فرمایا:

.1 اللہ کے ساتھ شرک کرنا

.2 جادو کرنا

.3 ناحق قتل کرنا

.4 سود کھانا(آکل الربا)

.5 یتیم کا مال کھانا

.6 میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا

.7 پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا"

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب آثام آکل الربا، ح:2083، بعض طبقات میں، ح:2592)(۱۱)

حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ غسیل الملائکہ کہتے ہیں وہ کہتے ہے کہ آپؐ نے فرمایا:"ایک درھم سود کو آدمی جانتے ہوئے کھائے،وہ چھتیس (36) مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے"۔(سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ح:2276)(۱۳)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا:یقینا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ائے گا کہ کوئی ایسا نہ بچے گا جس نے سود نہ کھایا ہو،جو نہیں کھائے گا اسے بھی اس کا غبار ضرور پہنچے گا۔(سنن ابن ماجہ، کتاب التجارت، باب التغلیظ فی الربا، ح:2278)(۱۴)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:"جس نے بھی سود سے مال بڑھایا ،اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اس کا مال گھٹ جاتا ہے"۔(سنن ابن ماجہ ،کتاب التجارت، باب التغلیظ فی الربا، ح:2279)(۱۵)

سودی کاروبار کرنے والا اپنا مال بڑھانے کے لئے زیادہ سود لیتا ہے، لیکن غیب سے ایسی آفتیں اترتی ہے کہ مال میں برکت نہیں رہتی ہے، سب تباہ وبرباد ہوجاتا ہے آدمی مفلس بن جاتا ہے۔ اس امر کا تجربہ ہوچکا ہے، مسلمان کو کبھی سودی کاروبار سے ترقی نہیں ہوتی، البتہ کفار و مشرکین کا مال سود سے بڑھتا ہے کیونکہ وہ کافر ہے اور ان کو دنیا میں ڈھیل دے دی گئی ہے۔ اور آخرت ان کی تباہ کن ہے۔

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" تم فروخت نہ کرو ایک دینار کو دو دینار کے بدلے اور نہ ایک درہم کو دو درہم کے بدلے" (صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب الربا، ح:4058)(۱٦)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: سونے کو سونے سے، چاندی کو چاندی سے، کھجور کو کھجور سے، گیہوں کو گیہوں سے، نمک کو نمک سے، اور جو کو جو سے، برابر برابر بیچو، جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا معاملہ کیا سونے کو چاندی سے نقداً نقد جیسے چاہو بیچو، گیہوں کو کھجور سے نقداً نقد جیسے چاہو بیچو، اور جو کو کھجور سے نقداً نقد جیسے چاہو بیچو (سنن ترمذی، کتاب البیوع عن رسول اللہ ﷺ، بابُ مَا جاءَ اَنّ الحِنطَۃ بالحِنطَۃِ مثلًا بمثلٍ وکَرَاھِیۃِ التّفاضُلِ فِیہِ، ح:1240)(۱۷)

حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"جو آدمی دانستہ طور پر (یعنی جانتے ہوئے) ایک درہم سود کھاتا ہے، اللہ کے ہاں (اس کا یہ جرم) چھتیس دفعہ زنا کرنے سے سنگین ہے۔(مسند احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن حنظلہؓ، ح:21958)(۱۸)

## حرمتِ سود کے تدریجی مراحل

اہل عرب جس طرح شراب جیسے قبیح عمل میں پھنسے ہوئے تھے تو اللہ تعالی نے ان کے متعلق بتدریج احکام نازل فرمائیں اسی طرح عرب میں سود عام تھا تو اللہ تعالی نے بتدریج ان کے متعلق احکام نازل فرمائے اور حکیمانہ انداز میں انسانیت کو اس اخلاقی بیماری سے آگاہ فرمایا:

1_ سود کی نفرت اُجاگر کرنے کے لیے فرمایا گیا کہ یہ یہودیوں کی عادت ہے کہ وہ ناحق طریقے سے مال کھاتے ہیں۔

2_ وقت گزرنے کے ساتھ سود کی شرح بڑھتی چلی جاتی تھی اہل ایمان کو حکم دیا گیا کہ تم دگنے پر دگنا سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو

3_ تیسرے مرحلے پر سورۃ بقرہ میں سود کی مکمل ممانعت کا حکم نازل کیا گیا ہے۔ سورۃ بقرہ میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے خاص طور پر ایت نمبر 275 سے 279 تک سود کی سختی سے مذمت اور حرمت کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں یہ آیات سود کو ظلم اور مفت خوری کی بدترین شکل قرار دیتی ہے۔

## سودی نظام کے معاشرتی اثرات

سودی نظام دنیا میں غلامی کا وہ طوق ہے جس نے کروڑوں انسانوں کو انسانوں کا غلام بنا ڈالا ہے اب تو ممالک ایک دوسرے کے مقروض ہے بلکہ ستم بالائے ستم یہ کہ کئی اسلامی ممالک سودی قرضہ لینے کے بعد غلامی کے طوقوں میں اس طرح جکڑے جا چکے ہیں کہ ان کی پیدا ہونے والی نسلیں بھی لاکھوں کی مقروض جنم لے رہی ہے اور ان کے لیے اس لعنت سے چھٹکارا نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے۔ سود محنت کے بغیر منافع کا ایسا دروازے ہے جو دولت کو چند ہاتھوں تک محدود کر دیتا ہے۔ ایک طرف بینکاری بغیر کسی خطرے کے منافع کماتا ہے۔ دوسری طرف مقروض اضافی بوجھ تلے دب جاتا ہے۔ اس سے معاشرے میں:

.غربت میں اضافہ

.دولت کی غیر منصفانہ تقسیم

.کاروباری لاگت میں اضافے

.معاشی عدم استحکام

جیسے مسائل جنم لیتے ہیں۔ عالمی ماہرین کے مطابق 2008 کا مالیاتی بحران بھی اسی مصنوعی سودی اور کاغذی دولت کی وجہ سے پیدا ہوا۔

سودی نظام کے دنیا میں تسلط کی وجہ سے مسلمان ایک ایسے دور میں جی رہے ہیں جہاں ایمان، امانتداری اور دیانت مکمل طور پر غائب ہو چکی ہے۔

## ملکی معیشت کو سود سے پاک کرنے کی دہائی

قرآن کریم ، سنت اور عقل سلیم سے سود حرام ہے ۔ سود کی حرمت ، نجاست ۔ قباحت ، اور شناعت کو شرعی نصوص میں بڑا واضح اور غیر مبہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ جو شخص سود جیسی لعنت کو نہیں چھوڑتا اس کے خلاف اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے کھلا اعلان جنگ ہے۔ یہی نظریہ پاکستان بھی ہے جس سے روز اول سے تا حال موقع بموقع دہرایا جا رہا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی سود اور اس کی تباہی کاریوں کو کئی بار اپنی سفارشات میں واضح کیا ۔ وفاقی شرعی عدالت نے سود کو غیر اسلامی قرار دیا اور اپنے فیصلے میں لکھا کہ سودی نظام کو فوراً ختم کر کیا جائے اس لیے کہ یہ غیر اسلامی ناجائز اور حرام ہے۔ لیکن 1991ء میں اس وقت کی حکومت اور پاکستانی بینکوں نے اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔ اتنے سال اپیلوں میں ضائع ہونے کے بعد 2022ء میں پھر عدالت عظمی کی وساطت سے یہ سننے اور پڑھنے کو ملا کہ بینک کا سود حرام ہے اور پاکستان سے اس کا خاتمہ ہونا چاہیے مگر اس فیصلے میں بھی فوری خاتمے کے حکم نامہ کی بجائے پانچ سال کی مہلت شامل تھی، گو یہ فیصلہ بھی کئی پہلو سے تشنہ اور متعدد سوالوں کا مورد تھا جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی حکومتی ادارے اور پرائیویٹ بینک اس فیصلے کے خلاف عدالت عظمی پہنچے، اسی کشاکشی کے احوال میں حرمت سود سیمینار کے عنوان پر اجتماع کیا گیا تھا ۔ اور اس پر پرائیویٹ بینکوں سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنی اپیلیں واپس لیں اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سود کے خاتمے کے لیے وزارت خزانہ میں ایک مستقل ڈویژن اور اس کے تحت

ایک ٹاسک فورس قائم کرے، جو مالیاتی اداروں کو سود سے پاک کرنے کا مرحلہ طے کر کے اسے نافذ کریں۔ اس اجتماع میں کئی قراردادیں بھی منظور کیں، اس عدالتی فیصلے سے لے کر مذکورہ اجتماع کی قراردادوں تک پیش کردہ روئیداد پر ماہانہ "بینات "کی صفحات میں کچھ تبصرے بھی شائع ہو چکے ہیں، مگر تاحال ان قراردادوں پر عمل درامد کوئی بھی شکل سامنے نہیں اسکی اس پس منظر کی تناظر میں یہ دیکھنا، سنا اور سمجھا جا سکتا ہے کہ وطن عزیز سے سود کے خاتمے کے لیے سنجیدگی کا کتنا فقدان ہے، جبکہ ملک کے دستور کی دفعہ 227 غیر مبہم الفاظ میں اقرار کرتی ہے کہ ملک کے موجودہ تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے گا اور قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔اس دفعہ عملی طور پر مؤثر بنانے کے لئے 203 کے ذریعے وفاقی شرعی عدالت کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اس فیصلوں کے خلاف اپیلوں کے لئے سپریم کورٹ میں شریعت اپیلنٹ بینچ تشکیل دی گئی تھی، ان دونوں عدالتوں میں علماء ،ججز کی شمولیت ضروری تھی، تمام مکاتب فکر کے علماء دینی تنظیموں اور تاجر برادری کے نمائندہ اجتماع نے اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا تھا کہ اس وقت یہ اہم ترین ادارے تقریبا معطل ہے۔ اگر کسی شخص کا تقرر ہوتا ہے تو اسے بھی غیر موثر رکھنے کا وطیرا چلا آرہا ہے پاکستان سے سود کے خاتمے کے لیے ایک طرف سے سنجیدگی کا فقدان ہے اور دوسری طرف محض دہائی دی جا سکتی ہے اس دہائی کی تازہ مثال 23 اپریل 2024 کو موجودہ قومی اسمبلی میں رکن اسمبلی محترم جناب سید مصطفی کمال نے قائم کی، اس اہم تقریر کو قومی میڈیا نے حسب روایت کو یہ اہمیت نہیں دی اس لیے تاریخ میں اس خطاب کو محفوظ رکھنے اور افادہ عام کی غرض سے کسی قدر حک و اضافہ کے بعد اس کے چند اقتباسات نظر قارئین کرنے جا رہے ہیں۔ سید مصطفی کمال نے کہا: جناب ڈپٹی اسپیکر ہم اس وقت پاکستان میں جو معاشی نظام چلا رہے ہیں، میں اس بارے میں اپ کو تین چیزوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے 1948 میں جب اسٹیٹ بینک کی عمارت کا افتتاح کیا تو انہوں نے اپنی خطاب میں یہ کلمات ادا کیے ہمیں:ہمیں مساوات و معاشرتی انصاف کی حقیقی اسلامی تصور پر مبنی ایک معاشی نظام دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ آج جس آئین کے تحت اس ایوان میں

بیٹے ہیں شہید جمہوریت جناب ذوالفقار علی بھٹو نے 1973 میں جو آئین بنایا۔ اس میں سود کے خاتمے کا ذکر ہے۔ پھر جب انہوں نے دیکھا کہ معاشی نظام صحیح نہیں چل رہا ہے۔ 76 سال ہوگئے اس ملک کو بنے ہوئے، 51 سال ہوگئے اس آئین کو بنے ہوئے، آج تک ہمارا معاشی نظام ٹھیک نہیں ہوپایا۔ متعدد فیصلے آنے کے بعد 2022 میں شرعی عدالت نے سود کو حرام قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگلے 5 سالوں میں یہ ختم ہونا چاہیے جو کہ ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔

# سیرت النبی میں سود کے خاتمے کے عملی اقدامات

نبی کریم نے جب دعوت اسلام کا آغاز فرمایا تو مکہ مکرمہ میں سود کا رواج عام تھا۔ مالدار طبقات غریبوں کو قرض دے کر ان سے اصل رقم سے کئی گناہ زیادہ واپس لیتے تھے۔ نتیجتاً معاشرہ طبقاتی تفریق، ظلم اور مالی استحصال کا شکار تھا۔ آپ ﷺ نے نہ صرف اس نظام کی اصلاح کی دعوت دی بلکہ بتدریج ایسے عملی اقدامات کیے جن سے سودی نظم کی جڑ اُکھڑ گئی۔

## 1۔ابتدائی تعلیم اور اخلاقی اصلاح

.اللہ کے نبیؐ نے سب سے پہلے سود کو اخلاقی بگاڑ کے طور پر پیش کیا۔ حضور ﷺ نے لوگوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا کیا کہ سود لینا دراصل کمزوروں پر ظلم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالی سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔(البقرہ:276)

تعلیم دراصل معاشی نظام کی بنیاد بدلنے کا پہلا قدم تھی یعنی لوگوں کے ذہنوں کو عدل اور رحم کی طرف مائل کرنا۔

## 2.مدینہ منورہ میں معاشی نظام کی بنیاد

جب آپؐ نے مدینہ میں اسلامی ریاست قائم کی تو عدل و مساوات پر مبنی معاشی اصول نافذ کیے۔

.تجارت کو حلال ذرائع سے فروغ دیا گیا

قرض حسنہ (بغیر نفع کے قرض) کا تصور عام کیا گیا۔زکٰوۃ اور صدقات کے ذریعے کمزور طبقے کی مدد کی گئی۔اس طرح سود کی معاشرتی ضرورت خود بخود کم ہو گئی کیونکہ غریبوں کے لیئے مدد کے دروازے کھول دیئے گئے۔

## 3۔ سود کے لین دین پر قرانی پابندی

جب اسلامی ریاست مستحکم ہوئی تو اللہ تعالی نے واضح قران حکم نازل فرمایا:

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے مومن ہوں اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤں۔"(البقرہ: 278.279)(۱۹)

یہ آیات سود کے خلاف اعلان جنگ ہے یعنی سودی نظام نہ صرف ناجائز ہے بلکہ اللہ اور رسولؐ کی مخالفت کے مترادف ہے رسول اللہؐ نے ان احکامات کے نزول کے بعد عملی طور پر سود کی تمام معاملات ختم کر دیئے۔

## 4 ۔ فتح مکہ کے موقع پر تاریخی اعلان

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ اعلان فرمایا:

آج سے ہر قسم کا سود ختم کیا جاتا ہے۔اور سب سے پہلا سود جو میں ختم کرتا ہوں وہ ہمارے چچا عباسؓ بن عبد المطلب کا ہے۔(صحیح مسلم)

یہاں اعلان ایک عملی اور انقلابی قدم تھا آپ ﷺ نے اپنے قریبی رشتداروں کے سود سے آغاز کر کے یہ واضح کر دیا کہ اسلام کا عدل کسی شخص یا خاندانی تعلق کا محتاج نہیں سب کے لیے ایک ہی قانون ہے۔

## 5۔ سود کے نظام کی جگہ فلاحی نظام کا قیام

نبی کریم ﷺ نے بیت المال قائم کیا تاکہ سماجی سطح پر محتاجوں اور ضرورت مندوں کی مدد کی جا سکیں ۔زکوۃ صدقات، اور عشر کے نظام سے دولت کا بہاؤ نیچے کی سطح تک پہنچا ۔لوگو کو قرض حسنہ دینے کی ترغیب دی گئی۔ تجارت اور محنت کو سرمایہ کے اصل ذرائع قرار دیا گیا ۔یوں اسلامی ریاست میں ایا نظام قائم ہوا جس میں سود کی ضرورت باقی نہ رہی۔

## 6۔ سودی طرز عمل کی مکمل ممانعت

رسول خدا ؐنے سود سے وابستہ ہر فرد کو گناہ میں شریک قرار دیا:

سود لینے والا،دینے والا،اس کا کاتب اور اس پر گواہ –سب برابر کے گناہ میں شریک ہیں ۔(المسلم،کتاب المساقات،باب لعن آکل الرباو موکلہ،ح:۱۵۹۸)(۲۰)

یہ فرمان اس بات کا عملی اظہار تھا کہ اسلام میں سود کے لئے کوئی جواز باقی نہیں رہتا ۔چاہے وہ کسی صورت میں بھی ہو، کسی سطح پر بھی ہو۔ سیرت طیبہ میں سود کے خاتمے کا عمل ایک بہترین اصلاحی تحریک تھا۔ آپؐ نے اخلاقی ،روحانی، سماجی اور قانونی ۔ہر سطح پر سودی سوچ کو ختم کیا اور اس کی جگہ انصاف ،احسان اور باہمی تعاون کا نظام قائم کیا۔ یہی وہ مثالی ماڈل ہے جس کی روشنی میں آج کے دور میں اسلامی بینکاری اور مالیاتی نظام کو استوار کیا جا سکتا ہے۔-

# عدل و انصاف پر مبنی اسلامی معاشی اصول سیرت الرّسول کی روشنی میں

اسلامی معیشت کی بنیاد عدل، مساوات اور فلاح عامہ پر قائم ہے۔ سیرت طیبہ ہمیں بتاتی ہے کہ ایک کامیاب معاشرہ صرف اس وقت وجود میں آسکتا ہے جب اصول انسان، دوستی، دیانت اور ذمہ داری پر مبنی ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں ایسا نظام عدل قائم کیا جو نہ صرف مالی انصاف فراہم کرتا تھا۔ بلکہ معاشرتی ہم آہنگی کو بھی فروغ دیتا تھا۔

## -1 عدل و انصاف اسلامی معیشت کا بنیادی ستون

اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ (۲۱)

”بے شک اللہ تعالیٰ عدل و احسان اور قرابتداروں کو دینے کا حکم دیتے ہے۔ اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے وہ تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم خوب یاد رکھو۔“ (النحل:90)

"عدل کے ذریعے زمین و آسمان قائم ہیں۔"

یہ فرمان اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ عدل صرف عدالتوں میں فیصلہ کرنے کا نام نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں توازن اور حق دہی کو یقینی بنانا ہے۔ آپ ؐ نے معیشت میں عدل کے لیے درج ذیل اصول متعین فرمائے:

ہر شخص کو اپنی محنت کا جائز حق ملے۔ کسی کے مال، زمین یا محنت پر ناجائز قبضہ نہ ہو۔

دولت چند ہاتھوں میں محدود نہ رہے بلکہ سماجی گردش برقرار رہے۔ قرآن میں بھی ارشاد ہے کہ:" تاکہ دولت تم میں سے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتی رہے۔"(الحشر:۷)(۲۲)

## 2۔ تجارت میں دیانت اور شفافیت

ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے روز انبیاء، صدیقین، اور شہداء کے ساتھ ہوگا“۔ (سنن دارمی، من کتاب البیوع، باب فی التاجر الصدوق، ح:2575)(۲۳)

یہ تعلیم دراصل اسلامی معیشت کی روح ہے آپ ﷺ نے واضح طور پر فرمایا کہ تجارت کا مقصد صرف منافع نہیں بلکہ امانت داری اور خلق بھی ہے۔ آپ نے ناجائز ذخیرہ اندوزی، دھوکہ دہی اور جھوٹے وعدوں کو سختی سے منع فرمایا۔مدینہ کی مارکیٹ میں خود کار نگرانی فرماتے تاکہ کسی تاجر کے ساتھ ظلم نہ ہو اور نہ ہی کوئی کم تول کر دوسروں کا حق مارے۔

## 3۔دولت کی منصفانہ تقسیم۔زکوۃ وصدقات کا نظام

سیرتِ طیبہ میں عدل پر مبنی معیشت کا سب سے نمایاں پہلو زکوٰۃ کا نظام ہے ۔آپ ؐ نے زکوٰۃ کو لازمی قرار دیا تاکہ دولت کا توازن برقرار رہے ۔بیت المال کے ذریعے ضرورت مندوں، مسافروں،یتیموں، بیواؤں اور غلاموں کی مدد کی جاتی تھی۔اس سے دولت کا ارتکاز ٹوٹا اور معاشرے میں سماجی انصاف قائم ہوا۔قرآن کہتا ہے:"ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہے۔"

## 4۔محنت اور کسب حلال کی ترغیب

اسلام میں دولت کے حصول کا ذریعہ صرف حلال محنت ہے،نہ کہ سود ،جوا، یا استحصال ۔حضرت عائشہ ؓ کہتی ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا ”سب سے پاکیزہ کھانا وہ ہے جو آدمی اپنی محنت کی کمائی سے کھائے،اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی ہے۔“(سنن نسائی،کتاب البیوع،باب الحث علی الکسب،ح:4454)(۲۴)

یہ تعلیم معاشرتی وقار کو بڑھاتی ہے۔کیونکہ جب ہر فرد اپنی محنت سے کما کر جیتا ہے تو نظام معیشت میں توازن برقرار رہتا ہے

## 5۔بیت المال اور فلاحی نظام

حضور ﷺ نے ریاستی سطح پر بیت المال قائم کیا،جو آج کے دور میں ویلفر اسٹیٹ کی بنیاد سمجھا جا سکتا ہے۔

.وہاں سے یتیموں، بیواؤں، مسکینوں اور قرض داروں کی مدد کی جاتی ہے۔

ریاست کا مقصد صرف ٹیکس لینا نہیں تھا کہ کسی شخص کو فاقہ کشی یا مالی استحصال کا سامنا نہ ہو۔

## 6۔ سماجی ہم آہنگی اور باہمی تعاون

سیرت طیبہ میں معاشی عدل کا ایک اہم اصول تعاون اور ہمدردی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "مومن وہ نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔" (الادب المفرد ،کتاب الجار، ح:112)(۲۵)

یہ معاشی سوچ سماج صرف خوشحال نہیں بلکہ متحد بھی کرتی ہے، جہاں دولت کو ذاتی فخر نہیں بلکہ اجتماعی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔

آج کے معاشی بحرانوں، طبقاتی ناہمواریوں اور سودی استحصال کے دور میں اگر انسانیت اس نظام کو اپنائے تو یقینی طور پر پاکستان میں انصاف، سکون، اور خوشحالی کا دور لوٹ سکتا ہے۔

# جدید بینکاری نظام اور اسلامی اصولوں کا تقابل

دنیا کا موجودہ بینکاری نظام بنیادی طور پر سود پر قائم ہے۔ یہ نظام سرمایہ دارانہ معیشت کی بنیاد ہے۔ جس میں دولت چند مخصوص طبقوں کے ہاتھ میں مرتکز ہو جاتی ہے دوسری طرف اسلامی بینکاری کی بنیاد عدل، شراکت اور حقیقی معاشی سرگرمی پر ہے۔ سیرت النبی ہمیں ایک ایسا متوازن نظام عطا کرتی ہے جو منافع کو محنت کے ساتھ جوڑتا ہے، نہ کہ ظلم و استحصال کے ساتھ۔

## 1۔ جدید بینکاری نظام ایک سرمایہ دارانہ ڈھانچہ

جدید بینکاری کا مقصد محض سرمایہ سے زیادہ سرمایہ پیدا کرنا ہے۔ بینک قرض دیتے ہیں اور اس کے بدلے سود وصول کرتے ہیں۔ قرض خواہ نقصان اٹھائے یا فائدہ، بینک کا نفع یقینی ہوتا ہے۔ اس نظام میں سرمایہ دار محفوظ اور غریب مقروض رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی معیشت میں طبقاتی فرق بڑھ رہا ہے۔ چند افراد کے پاس بیش از بیش دولت

ہے۔ جبکہ اکثریت قرضوں کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہے۔ قرآن مجید نے اس طرز عمل کو ظلم قرار دے دیا: " تاکہ دولت تم میں سے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرے۔"(الحشر:۹۰)

## 2۔اسلامی بینکاری نظام عدل و شراکت پر مبنی

اسلامی بینکنگ کا اسلامی اصول یہ ہے کہ نفع اور نقصان دونوں فریقوں کے درمیان بانٹے جائیں۔ یہ نظام صرف پیسہ دینے یا لینے کا نام نہیں بلکہ سرمایہ کاری( investment)اور شراکت( partnershipپر مبنی ہے

# اسلامی بینکاری کے نمایاں اصول

## 1۔مضاربہ mudarabah:

ایک فریق سرمایہ فراہم کرتا ہے،دوسرا محنت ،اور نفع دونوں کے درمیان طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم ہوتا ہے۔

صہیبؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: ”تین چیزوں میں برکت ہے: پہلی یہ کہ مقررہ مدت کے وعدے پر بیع کرنے میں،دوسری: مضاربت میں، تیسری گیہوں اور جو ملانے میں جو کہ گھر کے کھانے کے لئے ہو،نہکہ بیچنے کے لئے“۔(سنن ابن ماجہ، کتاب التجارت ،باب الشرکۃ والمضاربۃ،ح:2289)(۲۶)

## 2۔مشارکہ musharakah

تمام فریق سرمایہ لگاتے ہیں اور نفع ونقصان میں شریک ہوتے ہیں۔

سائبؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریمؐ سے عرض کیا:اللہ کے رسولؐ!”زمانہ جاہلیت میں آپؐ بہت بہترین شریک ثابت ہوئے نہ آپؐ میری مخالفت کرتے تھے نہ

جھگڑتے تھے"(سنن ابن ماجہ ،کتاب التجارت، باب الشرکة ولمضاربة،ح:2287)یہ حدیث ابی داؤد میں بھی آیا ہے(۲۷)

### 3۔مرابحہ murabahah

خرید وفروخت پر مبنی معاہدہ، جس میں منافع واضح طور پر متعین کیا جاتا ہے۔ کوئی خفیہ سود نہیں۔

### .4۔اجارہ ijarah

یعنی کرایہ داری کا نظام، جہاں ملکیت برقرار رہتی ہے اور استعمال کے بدلے معاوضہ کیا جاتا ہے۔

یہ تمام طریقے حقیقی معیشت سے وابستہ ہیں یعنی نفع صرف تب حاصل ہوتا ہے جب کوئی حقیقی معاشی سرگرمی انجام دی جائے محنت ،پیداوار، اتجارت۔

## سیرۃ النبوی کی روشنی میں عادلانہ معاشی نظام اور سود سے نجات کا تصور

اسلامی بینکاری دراصل سیرتِ طیبہ کے معاشی اصولوں کی جدید تعبیر ہے۔ اگر جدید دنیا سیرتِ سرورِ کونین کی روشنی میں اپنے مالیاتی اداروں کو از سر نو تشکیل دے، تو نہ صرف سودی غلامی سے نجات ممکن ہے بلکہ حقیقی خوشحالی، معاشرتی انصاف اور پائیدار ترقی بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ ﷺ نے اخلاقی اصلاح سے آغاز کیا، سماجی وقانونی اقدامات کے ذریعے سود کے دروازے بند کئے،اور بیت المال وزکوٰۃ کے نظام سے فلاحی ریاست قائم کی۔ سیرتِ نبوی میں معاشی استحکام کی جڑ عدل وانصاف ہے۔ جب معیشت کا مقصد صرف منافع نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت بن جائے، تو معاشرہ امن ،برکت اور ترقی سے بھر جاتا ہے۔

## بینکاری کے نظام میں اصلاحات

اصلاحات کا مطلب روایتی بینکوں کے نظام کو بہتر بنانا ہے تاکہ وہ زیادہ موثر اور شفاف بن سکیں ۔اصلاحات سود سے پاک اسلامی بینکاری کے نظام کو اپنانے جدید ٹیکنالوجی متعارف کرانے اور صارفین کو بہتر سہولیات فراہم کرنے جیسے اقدامات پر شامل ہوسکتی ہے۔

### اسلامی اصولوں کا نفاذ:

اگر ملک میں اسلامی بینکنگ کا نظام نافذ کرنا ہو تو اس کے لیے واضح اصلاحات کی ضرورت ہوتی ہے۔

## سود پر قرض نہ لینا

حکومت کو اسلامی مالیاتی نظام کو اپنانے کے لیے سب سے پہلے ایک تاریخ مقرر کرنا ہوگی جس کے بعد حکومت کوئی بھی نیا قرضہ سودی شرائط پر نہیں لے گی۔ یہ وہ پہلا قدم ہے جو معیشت کو غیر سودی بنانے کے لیے اٹھایا جائے گا۔اس فیصلے کے بعد بھی حکومت کو اپنے جاری قرضوں پر سود کی ادائیگی کرنا ہوگی۔ مگر سودی قرض بتدریج ختم ہوتا جائے گااور اس کی جگہ شرعی سہولت لی جائے۔اس مقصد کے لیے حکومت کو اپنے ان اثاثوں کی نشاندہی کرنا ہوگی جس پر وہ یہ نئی سہولت حاصل کریں گے۔اسوقت حکومت جو بھی سہولت اسلامی بینکوں سے یا سٹاک ایکسچینج سے حاصل کررہی ہے وہ صکوک کی مد میں حاصل کررہی ہے۔ جس میں حکومتی اثاثے کو قرضہ دینے والوں کے نام پر منتقل کرکے اس پر کرایہ ادا کیا جاتا ہے۔

## قانون سازی

سب سے پہلے سود سے متعلق قوانین کو تبدیل کرنا ہوگا۔ اور یہ کوئی سادہ عمل نہیں بلکہ اس کے لیے 26 ویں آئینی ترمیم سے زیادہ محنت کرنا ہوگی۔ اسٹیٹ بینک اور ملک سے سود کے خاتمے کے

لیے وفاقی سطح پر حکومت کو کم از کم 24 قوانین سمیت ہزاروں قواعد کو تبدیل اور از سر نو مرتب کرنا ہوگا۔اسی طرح صوبائی اور ضلعی سطح پر بھی قوانین اور قواعد کو تبدیل کرنا ہوگا۔ یہ ایک بڑا قانونی عمل ہوگا جس کے لیے بہت زیادہ محنت، قابلیت، و اہلیت اور سیاسی عزم کی ضرورت ہے۔ مجلس شورہ کو اس حوالے سے بہت کام سرانجام دینا ہوگا۔

## شریعہ بورڈ کا قیام

حکومت کو سود کے خاتمے اور معیشت کو اسلامی مالیاتی نظام پر منتقل کرنے اور اس پر عمل کرانے کے لیے ایک مستقل شرعی بورڈ بنانا ہوگا۔ اس سے وزارت خزانہ اور وزارت قانون سمیت تقریبا ہر اس وزارت میں قائم کرنا ہوگا جس میں کاروبار اور لین دین ہو رہا ہو جیسا کہ بینکوں میں شرعی بورڈ لین دین کی ہر معاملے کا جائزہ لیتے ہیں ۔اسی طرح حکومت کے ہر معاہدے کا جائزہ یہ بورڈ لے گا اور اس کے عین اسلامی ہونے یا نہ ہونے پر اپنے رائے دے گا جس کے بعد یہ معاہدے روبہ عمل ہوں گے۔

حکومت کو وفاقی صوبائی اور ضلعی سطح کے علاوہ اس سے منسلک اداروں میں ایسے افراد کو بھرتی کرنے کی ضرورت ہوگی جو کہ اسلامی مالیاتی کے حوالے سے معلومات رکھتے ہو ں۔اور جو مالیاتی لین دین کی نگرانی کر سکیں۔

## ریاست کے مالیاتی اداروں کی اسلامی نظام پر منتقلی

حکومت کے لیے ایک بڑا کام اپنے مالیاتی اداروں کو روایتی سے اسلامی پر منتقل کرنا ہوگا۔ وفاقی حکومت کو قومی بچت، نیشنل بینک، فرسٹ وومن بینک، زرعی ترقیاتی بینک کے علاوہ بڑے پیمانے پر انشورنس کمپنیوں کو روایتی نظام سے اسلامی انشورنس یعنی تکافل پر منتقل کرنا ہوگا۔ جس میں نیشنل انشورنس کارپوریشن، پاکستان ری ایشورینس کمپنی، پوسٹل لائف انشورنس، اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ صوبائی سطح پر بینک اف پنجاب، بینک اف خیبر، اور سندھ بینک کی بھی اسلامی مالیاتی نظام پر منتقلی ہوگی۔اس

ایک بہت بڑے اور طویل مدتی کام کا اغاز کرنے اور اسے انجام تک پہنچانے کے لیے بھی بہت سا علمی اور عملی کام کرنا ہوگا۔

سود سے پاک لین دین روایتی بینکنگ جو سود پر مبنی ہوتی ہے اس کی جگہ اسلامی بینکنگ سود سے پاک لین دین کو فروغ دیتے ہیں

**مادی اثاثوں کی بنیاد:** اسلامی بینکنگ مادی اثاثوں اور خدمت پر مبنی ہوتی ہے جو روایتی رقم پر مبنی قرض کے نظام سے مختلف ہے۔

## شرعی اصولوں کی نگرانی

اسلامی بینکاری کی نگرانی شرعی اصولوں کے تحت کی جاتی ہے جو اس کے عمل کو حلال بناتے ہیں۔ اسلامی بینکنگ کی اصلاحات پاکستان میں بینکاری نظام کی اصلاح کا سب سے نمایاں شعبہ اسلامی بینگ کا فروغ ہے۔


حوالہ جات

1. القرآن
2. النور:۵۴
3. النجم:۳،۴
4. آل عمران:۱۳۰
5. البقرہ:۲۷۶
6. البقرہ:۲۷۸
7. البقرہ:۲۷۹
8. البقرہ:۲۷۵
9. صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب لعن آکلا لربا و موکلہ، ح:۱۵۹۸
10. مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۳۸، صفحہ ۳۴۷، ح:۲۳۱۸۲
11. سنن ابن ماجہ، کتاب التجارت، باب التغلیظ فی الربا، ح:۲۲۷۳

12. سنن ابن ماجہ، کتاب التجارت، باب التغلیظ فی الربا، ح:۲۲۷۴
13. سنن ابن ماجہ، کتاب التجارت، باب التغلیظ فی الربا، ح:۲۲۷۵
14. صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب آثام آکل الربا، ح:۲۰۸۳، بعض طبقات میں، ح:۲۵۹۲
15. سنن ابن ماجہ، کتاب التجارت، باب التغلیظ فی الربا، ح:۲۲۷۸
16. سنن ابن ماجہ، کتاب التجارت، باالتغلیظ دی الربا، ح:۲۲۷۹
17. صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب الربا، ح:۴۰۵۸
18. سنن ترمذی، کتاب البیوع عن رسولؐ اللہ، باب ماجاءان الحنطۃ بالحنطۃ مثلا بمثل وکراھیۃ التفاضل فیہ، ح:۱۲۴۰
19. مسند احمد بن حمبل، مسند عبد اللہ بن حنظلہ، ح:۲۱۹۵۸
20. البقرہ:۲۷۹۔۲۷۸
21. المسلم، کتاب المساقات، باب لعن آکلہ الربا موکلہ، ح:۱۵۹۸
22. النحل:۹۰
23. الحشر:۷
24. سنن دارمی، کتاب البیوع، باب فی التاجر الصدوق، ح:۲۵۷۵
25. سنن نسائی، کتاب البیوع، باب الحث علی الکسب، ح:۴۴۵۴
26. الادب المفرد، کتاب الجار، ح:۱۱۲
27. سنن ابن ماجہ، کتاب التجارت، باب الشرکۃ والمضاربۃ، ح:۲۲۸۹
28. سنن ابن ماجہ، کتاب التجارت، باب الشرکۃ والمضاربۃ، ح:۲۲۸۷